Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز جمعرات

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۸ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ، ۲۰ وفا ۱۳۵۱ھش، ۲۰ جولائی ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۶۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

لندن سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد اسلم صاحب جاوید کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی قبولیت دعا کے ایک نشان کے طور پر بتاریخ ۱۳ جولائی ۱۹۷۲ء پہلا فرزند عطا فرمایا ہے امسال ماہ جنوری میں مکرم جاوید صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں نرینہ اولاد عطا ہونے کے لئے بذریعہ خط دعا کی درخواست کی تھی۔ اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت انہیں بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں فرزند عطا فرمائے گا۔ نیز پیدا ہونیوالے فرزند کا پہلے ہی سے نام بھی تجویز فرما دیا۔ چنانچہ رقم فرمایا کہ جب لڑکا پیدا ہو تو اس کا نام عبد المومن رکھا جائے۔ چنانچہ مولود کا یہی نام رکھا گیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

نومولود محترم مولانا ابو العطاء صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد کا نواسہ اور محترم بابو محمد عالم صاحب واقف وقفِ عارضی حال مقیم انگلستان کا پوتا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے، دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور طویل و بابرکت و خوشحال زندگی سے نوازے۔ آمین

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹ نبوت/نومبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔

فضل عمر درس القرآن کلاس کا افتتاح

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مورخہ ۲۲ وفا (جولائی) بروز ہفتہ صبح ساڑھے سات بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ مسجد مبارک ربوہ میں فضل عمر درس القرآن کلاس کا افتتاح فرمائیں گے۔ انشاء اللہ افتتاح کے بعد پروگرام کے مطابق پڑھائی شروع ہو جائیگی۔ طالبات کیلئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

جملہ طلبہ و طالبات کے لئے لازمی ہے کہ سوا سات بجے صبح تک مسجد مبارک میں پہنچ جائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے کہ تا وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی قائم کرے

اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملہ سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں

"اب اتمام حجت کے لئے میں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ اسی کے موافق جو ابھی میں نے ذکر کیا ہے خدائے تعالیٰ نے اس زمانہ کو تاریک پاکر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر اور ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کرکے مجھے بھیجا ہے کہ تا وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملہ سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ سو اے حق کے طالبو۔ سوچ کر دیکھو کہ کیا یہ وقت وہی وقت نہیں ہے جس میں اسلام کے لئے آسمانی مدد کی ضرورت تھی۔ کیا ابھی تک تم پر یہ ثابت نہیں ہوا کہ گذشتہ صدی میں جو تیرھویں صدی تھی کیا کیا صدمات اسلام پر پہنچ گئے اور ضلالت کے پھیلنے سے کیا کیا ناقابلِ برداشت زخم ہمیں اٹھانے پڑے۔ کیا ابھی تک تم نے معلوم نہیں کیا کہ کن کن آفات نے اسلام کو گھیرا ہوا ہے۔ کیا اس وقت تم کو یہ خبر نہیں ملی کہ کس قدر لوگ اسلام سے نکل گئے۔ کس قدر عیسائیوں میں جا ملے۔ کس قدر دہریہ اور طبعیہ ہو گئے اور کس قدر شرک اور بدعت نے توحید اور سنت کی جگہ لے لی۔ اور کس قدر اسلام کے رد کے لئے کتابیں لکھی گئیں اور دنیا میں شائع کی گئیں۔ سو تم اب سوچ کر کہو کہ کیا اب ضرور نہ تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس صدی پر کوئی ایسا شخص بھیجا جاتا جو بیرونی حملوں کا مقابلہ کرتا۔ اگر ضرور تھا تو تم دانستہ الٰہی نعمت کو رد مت کرو۔ اور اس شخص سے منحرف مت ہو جاؤ جس کا آنا اس صدی پر اس صدی کے مناسبِ حال ضروری تھا اور جس کی ابتدا سے نبی کریمؐ نے خبر دی تھی اور اہل اللہ نے اپنے الہامات اور مکاشفات سے اس کی نسبت لکھا تھا۔ ذرہ نظر اٹھا کر دیکھو کہ اسلام کو کس درجہ پر بلاؤں نے مجبور کر لیا ہے اور کیسے چاروں طرف سے اسلام پر مخالفوں کے تیر چھوٹ رہے ہیں اور کیسے کروڑ ہا نفسوں پر اس زہر نے اثر کر دیا ہے۔"

(روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ ۲۵۱ تا ۲۵۳)

پبلشر: مسعود احمد * پرنٹر: سید عبد الحی * مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی۔ ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۰ وفا ۱۳۵۱ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنِ کریم سے روگردانی اور اس کا انجام

ہم قرآن مجید کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُر معارف تحریرات کی رُو سے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی دینی و دنیوی فلاح یعنی ہر قسم کی ترقیوں کامیابیوں اور سربلندی و سرفرازی کو اتباعِ قرآن کے ساتھ وابستہ قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے واسطے ترقی کا ایک ہی راستہ مقرر کیا ہے اور وہ ہے اتباعِ قرآن کا راستہ۔ چنانچہ تاریخ اس پر شاہد ہے کہ ظہورِ اسلام کے بعد جب تک مسلمانوں نے قرآن مجید کو حرزِ جان بنائے رکھا اور اس کی کامل پیروی اور اتباع ان کا طرۂ امتیاز بنا رہا اس وقت تک وہ برابر ترقی کرتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ اتباعِ قرآن کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بحر و بر پر حکمران اور ایک دُنیا کو ان کا مطیع و منقاد بنا دیا۔ لیکن جب انہوں نے قرآن مجید کو ترک کر دیا اور اس پر عمل پیرا ہونے سے وہ غافل ہو گئے ان کا عروج و اقبال ان سے رخصت ہو گیا اور وہ قعرِ مذلت میں گرتے چلے گئے۔ الغرض اتباعِ قرآن کی برکت سے وہ دنیا پر غالب آئے تھے اور ترکِ قرآن کے نتیجہ میں وہ خود اس سے مغلوب ہوئے بغیر نہ رہے۔

ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں یہ بھی واضح کیا تھا کہ مسلمانوں کے دوبارہ دنیا میں غالب آنے کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ وہ پھر قرآن کی طرف رجوع کریں، اسے حرزِ جان بنائیں اور اس کو پھر اپنا دستور العمل قرار دے کر اس کی ہدایات پر عمل پیرا ہوں اور اپنے اعمال و کردار کو قرآن کے سانچوں میں ڈھالتے چلے جائیں۔ جب وہ ایسا کر دکھائیں گے تو اتباعِ قرآن کی برکت سے ان کا قدم پھر ترقی کی طرف اٹھنا شروع ہو جائے گا۔ اور ان کے لئے اپنا کھویا ہوا وقار اور عز و شرف کا مرتبہ و مقام دوبارہ حاصل کرنا آسان ہو جائے گا۔ قرآن مجید ہی ایک زندہ اور زندگی بخش کتاب ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ مسلمان قرآن مجید کا پیش کردہ آبِ حیات پئیں اور پھر بھی زندگی سے محروم رہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ اس حقیقت پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں بہت مسحور کُن انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ اس وقت اعادہ اور یاددہانی کے طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس پُر معارف خطبہ کے بعض اہم اقتباسات پیش کرنا ہمارے مدِّنظر ہے۔ چنانچہ حضور نے مسلمانوں کی ترقی سے متعلق اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ اصول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:-

"جب ہم تاریخِ اسلام کی ورق گردانی کرتے ہیں اور مسلم ممالک اور اقوام کے عروج و زوال، ترقی و تنزل اور ان کی تہذیب اور ان کی وحشت کی داستانیں ہمارے سامنے آتی ہیں تو ہم پر یہ بات واضح اور بیّن ہو جاتی ہے کہ مسلمانوں نے جب بھی عروج و ترقی حاصل کی اور جب بھی وہ تہذیب کی رفعتوں تک پہنچے تو ارفع مقام انہیں اتباعِ قرآن ہی کے نتیجہ میں ملا اور جب کبھی انہوں نے قرآن اور اس کی اعلیٰ و ارفع تعلیم کو پس پشت ڈال دیا، اس سے منہ موڑ لیا، اس سے بے رغبتی برتی، اس سے دُوری اور بے رغبتی اختیار کی اور اسے ناقابلِ عمل سمجھتے ہوئے مہجور قرار دیا تو وہ قعرِ مذلت میں جا گرے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۵ جولائی ۱۹۶۶ء مطبوعہ الفضل ۷ اگست ۱۹۶۶ء)

مسلمانوں کی ترقی کے اس بنیادی اصل کو کسی قدر وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا:-

"جب مسلمانوں نے قرآن کریم کو حرزِ جان بنایا اور اس کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھا، قرآن کریم کے نور سے منور ہو کر اس کے خادم بن کر وہ میدان عمل میں اترے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی ترقیات سے نوازا اور ایسی رفعتیں انہیں عطا کیں کہ دُنیا کے وہ معلم اور استاد بھی بنے، دنیا کے وہ ہادی اور راہنما بھی ہوئے۔ دُنیا کے وہ محسن بھی ٹھہرے، خدائے رزاق سے تعلق پیدا کر کے الحفیظ اور العلیم کی صفات کا مظہر بنے اور علیٰ خزائن الارض انہیں مقرر کیا گیا اور زمین کی پیداوار کی تقسیم ان کے سپرد کی گئی اور ایک دنیا نے اُن سے بھیک مانگی اور ایک جہان کو انہوں نے سیر کیا مگر ان کے اپنے دامن دُنیاداروں کے سامنے کبھی نہ پھیلے، نہ وہ دُنیوی طاقتوں کے سامنے کبھی جھکے نہ اُن سے مرعوب ہوئے اور نہ وہ کبھی ان کے زیرِ احسان آئے۔

لیکن مسلم اقوام نے جب قرآن کریم اور اس کی تعلیم کو طاقِ نسیاں کی زینت اور قرآنِ عظیم کو مہجور بنا دیا اور اپنی ناقص اور نامکمل عقلوں کو آسمانی نور سے بہتر جاننے لگے تو نورِ علم، نورِ فراست اور نورِ فطرت اُن سے چھین لیا گیا۔ روحانی علوم و انوار کا تو ذکر کیا دنیوی علوم میں بھی انہیں غیروں سے بھیک مانگنی پڑی اور جب رزاقِ حقیقی سے انہوں نے اپنا رشتہ توڑ لیا تو خزائنِ دُنیا بھی ان سے چھین لئے گئے اور ہم نے دیکھا کہ للچائی ہوئی نظروں سے وہ دُنیا اور دُنیا داروں کو تکتے رہے تھے" (ایضاً)

اور آخر میں حضور ایدہ اللہ نے مسلمانوں کے عروج و زوال نیز اوّلاً قرآن سے بے انتہا پیار اور پھر عملاً اس سے لاتعلقی کے اظہار پر یکجائی نظر ڈالتے ہوئے خلاصۃً مزید فرمایا:-

"پس مسلمانوں کی تاریخ ایسے حقائق سے بھری ہوئی ہے۔ اس تاریخ کے بہت سے باب جہاں سنہری حروف سے لکھے نظر آتے ہیں وہاں وہ باب بھی ہمارے سامنے آتے ہیں جنہیں پڑھ کر ہماری گردنیں جھک جاتی ہیں۔ تاریخ کے ان ابواب سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ مسلم اقوام میں سے کس قوم نے کس زمانہ میں قرآن کریم اور اس کی تعلیم کو اس کا حقیقی مقام دیا اور وہ درجہ دیا جو اسے دیا جانا چاہیئے تھا اور کس قوم نے کس زمانہ میں قرآن کریم اور اس کی تعلیم کو بھلا دیا۔ اور پھر دُنیا میں ان کے لئے عزت اور پناہ کا کوئی مقام باقی نہ رہا" (ایضاً)

اس حقیقت کے پیش نظر کہ مسلمانوں کی تمام تر ترقیوں اور کامیابیوں کا راز اتباعِ قرآن میں مضمر ہے اور ترکِ قرآن کا نتیجہ بجز ذلّت و خواری اور ناکامی و نامرادی کے اور کچھ نہیں ہے۔ بالخصوص جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے جن کے کندھوں پر قرآن کریم کی عظمت کو دُنیا میں از سرِ نو قائم کرنے کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے ازبس ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم کی کامل اتباع کو اپنا شعار بنائیں اور اپنے اس امتیاز کو نسلاً بعد نسلٍ برقرار رکھتے چلے جائیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت میں تعلیم القرآن کی سکیم کو نئے جذبہ اور نئے جوش کے ساتھ جاری فرمایا ہے اور احباب کو اس ضمن میں ان کی اہم ذمہ داری کی طرف حضور بار بار توجہ دلاتے چلے آرہے ہیں۔ چنانچہ ہم ان معروضات کو حضور ایدہ اللہ ہی کے ایک ارشاد پر ختم کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"پس جماعت احمدیہ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ محض بیعت کر لینا یا محض احمدیت میں داخل ہونا یا محض احمدیت کا لیبل اپنے اوپر لگا لینا کافی نہیں۔ جب تک ہم پورے کے پورے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں داخل نہیں ہو جاتے، جب تک ہم

أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ

کا صحیح نمونہ اپنے خدا اور خدا کی دُنیا کے سامنے پیش نہیں کرتے، جب تک ہم قرآن کریم کے تمام اوامر و نواہی کی عزت نہیں کرتے ان کے آگے نہیں جھکتے اور جن باتوں سے ہمیں روکا گیا ہے ان سے باز نہیں آتے اور جن چیزوں کے کرنے کی ہمیں تلقین کی جاتی ہے وہ ہم بجا نہیں لاتے اس وقت تک ہم اللہ تعالیٰ کے اُن فضلوں کے وارث نہیں ہو سکتے جن فضلوں کا وارث وہ انسان ہوتا ہے جو قرآن کریم کے نور سے منوّر ہوتا ہے اور قرآن کریم کے احکام پر عمل کرنے والا ہوتا ہے اور قرآن کریم کا کامل متبع ہوتا ہے اور قرآنِ کریم کا سچا خدمتگزار ہوتا ہے۔ محض احمدی کہلانا محض احمدیت کی طرف منسوب ہونا ہمارے لئے کافی نہیں اسی لئے میں اپنے متعدد خطبات میں اس سے پہلے بھی جماعت کو اس طرف متوجہ کر چکا ہوں کہ پوری ہمت کے ساتھ اور پوری توجہ کے ساتھ قرآن کریم کے سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کا انتظام تمام جماعتوں کے اندر کیا جانا چاہیئے ... ... قرآن کریم کے بغیر قرآن کریم کی برکات کو چھوڑ کر، قرآن کریم کے نور سے پیٹھ پھیرتے ہوئے، قرآن کریم کو معزز زبان کر اپنے دلوں سے باہر نکال پھینکتے ہوئے ہم خدا کی نگاہ میں کوئی عزت کوئی بلندی کوئی رفعت کوئی کامیابی کوئی کامرانی اور کوئی فتح حاصل نہیں کر سکتے۔"

(قرآنی انوار ص ۲۲، ۲۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایبٹ آباد میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم دینی مصروفیات

قرآن کریم کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کو اپنی ذمہ داری ادا کرنے کا ارشاد ۔ ایک واقف زندگی ڈاکٹر کو نصیحت

لطیف اور روح پرور خطبہ جمعہ اور دیگر زریں ارشادات ۔ انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی

ایبٹ آباد ۔ ۱۵ وفا ۱۳۵۱ ہش ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔

احباب جماعت سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت و سلامتی کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں ۔

انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں

اس ہفتے حضور انور کی بعض اہم دینی و جماعتی مصروفیات کے متعلق مختصراً عرض ہے کہ مورخہ ۹ وفا بروز اتوار ایبٹ آباد اس کے مضافات کے علاوہ تربیلا ، ربوہ ، بنوں ، راولپنڈی ، ڈاڈر اور سیالکوٹ سے بھی احباب کثرت سے تشریف لائے حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے ازراہ شفقت صبح دس بجے سے پونے گیارہ بجے تک احباب کو انفرادی طور پر ملاقات کا موقع عطا فرمایا پھر پونے گیارہ بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک جماعت احمدیہ تربیلا اور بعد ازاں ڈیڑھ بجے تک راولپنڈی کے احباب کو اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا ۔ ان ہر دو جماعتوں کے احباب کی مجموعی تعداد ڈیڑھ سو سے زائد تھی جو حضور کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے سپیشل بسوں پر تشریف لائے تھے ۔ چنانچہ پونے دو گھنٹے کی ان ملاقاتوں کے دوران حضور نے احباب کو باری باری شرف مصافحہ کے علاوہ بیش قیمت نصائح اور زریں ارشادات سے بھی نوازا ۔ حضور کے فرمودات کا مختصر خلاصہ قارئین الفضل کی خدمت میں پیش ہے ۔

احمدی متعصب نہیں ہوتے

گذشتہ عام انتخابات میں بعض لوگوں کی غیر معمولی کامیابی کے ذکر پر فرمایا ۔ ناممکن کا ممکن میں بدل جانا اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے سامنے نہ کسی کا اثر و رسوخ چلتا ہے اور نہ مال و دولت سے کام بنتا ہے ۔ یہ انتخابات مذہبی مسئلہ تو نہیں تھے ۔ خالصۃً سیاست تھی جس میں اگر کسی کو فتح ہوئی ہے تو وہ اُصول کی فتح ہے ۔

فرمایا احمدی متعصب نہیں ہوتے ۔ لوگوں کی گالیاں ہم سے قوتِ احسان نہیں چھین سکیں ۔ چنانچہ کل تک جو لوگ ہمیں گالیاں دیتے ہیں آج اگر ان کی کوئی ضرورت ہمارے پاس لے آئے تو ہم جائز حد تک ان کی مدد کرنے میں کبھی دریغ کرتے کیونکہ ہمیں کسی سے کوئی دشمنی نہیں ہے ۔

اردو ایک بین الاقوامی زبان ہے

فرمایا موجودہ حالات میں ہمارے سیاسی رہنماؤں کو اپنی اپنی پارٹی کے مخصوص نظریات سے بالا رہ کر ملک کی بقا اور سلامتی اور استحکام کے لئے نہایت حزم و احتیاط اور اتحاد و یگانگت کا مظاہرہ کرنا چاہیئے ۔ فرمایا زبان کے مسئلہ پر موجودہ ہنگامہ آرائی سے وطن دشمن عناصر کو تقویت ملے گی ذرا ذرا سی باتوں پر خونریز فسادات دراصل پاکستان کو تباہ کرنے کے مترادف ہیں ۔ زبان تو کسی کی گدی سے پکڑ کر باہر نہیں نکالی جا سکتی اردو بولنے والے اردو بولیں گے اور سندھی بولنے والے سندھی ۔ تاہم جہاں تک اردو کی قومی حیثیت کا تعلق ہے اسے تو کوئی بدل نہیں سکتا ۔ کیونکہ اس کا حلقہ اثر صرف پاکستان تک محدود نہیں بلکہ ایک لحاظ سے یہ بین الاقوامی حیثیت اختیار کر چکی ہے غیر ملکوں میں احمدیت کے ذریعہ جو لوگ مسلمان ہوتے ہیں انہیں سلسلہ احمدیہ کے اخبارات اور دوسرا لٹریچر پڑھنے کے لئے اردو سیکھنی پڑتی ہے ۔ چنانچہ اب تک کئی انگریز ، افریقن ، انڈونیشین اور دوسرے غیر ملکی دوست اچھی طرح اردو بول اور بعض تو لکھ بھی سکتے ہیں ۔

خالق و مخلوق کا تعلق

ایک غیر از جماعت دوست جو انجینئر ہیں اور ملاقات کے وقت تربیلا کی جماعت میں شامل تھے ۔ انہوں نے حضور سے سوال کیا کہ خالق اور مخلوق کا کیا تعلق ہے اور ان کا مقام اتصال کیا ہے ۔ حضور نے فرمایا ۔ خالق اور مخلوق کا تعلق خالق اور مخلوق کا ہے اور ان کا مقامِ اتصال انسان کی عبودیت ہے ۔ آیہ کریمہ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اسی حقیقت کی غماز ہے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کے عرفان کے نتیجہ میں انسان جب حقیقی عبادت کرتا یعنی اس کے سامنے انتہائی تذلل اور فروتنی اختیار کرتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری میں اطاعت و فرمانبرداری اور وفا شعاری وصدق دلی کا مظاہرہ کرتا ہے تو اسی کا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس سے پیار کرتا اور اس پر اپنی تجلیات نازل کرتا ہے ۔ خدا تعالیٰ سے اسی تعلق کے نقطۂ عروج کو دوسرے لفظوں میں مقامِ اتصال کہا جاتا ہے ۔

شفا دینا اللہ کے اختیار میں ہے

ڈاکٹر نوری جو واقف زندگی ہیں اور ہاؤس جاب مکمل ہونے پر افریقہ تشریف لے جائیں گے ۔ اپنے ایک ڈاکٹر دوست کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر تھے ۔ حضور نے ان سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا ۔ پچھلے سال گھوڑے سے گرنے اور پھر ڈاکٹر کی ہدایت کے ماتحت لگاتار کئی ہفتے لیٹے رہنے کی وجہ سے میرے گھٹنے سخت ہو گئے ۔ میرے لئے قعدہ میں بیٹھنا مشکل ہو گیا ۔ مسجد میں جانا اور دوستوں سے ملنا بند ہو گیا تو یہ امر میرے لئے دوہری تکلیف کا موجب بن گیا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے قدرتوں والے خدا ! اگر تو سمجھتا ہے کہ میری زندگی میرے لئے اور جماعت کے لئے فائدہ مند ہے تو تو مجھے شفا بخش ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے صحت عطا فرمائی ۔ حالانکہ بیماری کے دوران کئی ڈاکٹروں کی یہ رائے تھی کہ گھٹنوں کی یہ سختی مستقل تکلیف بن جائے گی ۔ فرمایا انسان نے میڈیکل سائنس میں خواہ کتنی ہی ترقی کیوں نہ کر لی ہو ۔ پھر بھی ڈاکٹر کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ مریض کو شفا دینا تو کجا اس کی صحیح تشخیص اور اس کے مناسب حال نسخہ لکھنا بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہی شافی مطلق ہے ۔ اس کے اذن اور اس سے دعا کئے بغیر نہ ڈاکٹر کی لیاقت کام آتی ہے اور نہ کوئی دوائی کارگر ہوتی ہے ۔ فرمایا ۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے جو ڈاکٹر افریقہ گئے ہیں وہاں انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے ایسے مریضوں کا بھی علاج کیا اور ان کو شفا ملی ہے جو بڑے بڑے ماہر غیر ملکی ڈاکٹروں کے نزدیک لاعلاج تھے ۔

اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم احسان

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے قرآن کریم کی عظمت اور اسلام کی بعض خصوصیات کا تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ کا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے ہماری قوتوں اور صلاحیتوں کی کامل نشو و نما کے لئے جن جن چیزوں کی ضرورت تھی وہ مہیا کر دی ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس نے اپنے فضل سے ظاہری اور باطنی نعمتیں پانی کی طرح بہا دی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کے اس عظیم احسان کا اپنے اندر حقیقی احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے تاکہ صرف زبان سے نہیں بلکہ دل اور روح کی گہرائیوں سے اس کی تسبیح و تحمید ہونے لگے ۔ انسان کی یہ کیفیت جہاں اُسے اللہ تعالیٰ کے اور قریب کر دیتی ہے وہاں اس کے بندوں کے ساتھ معاملہ صاف رکھنے کے لئے سارے جھگڑے بھی خود بخود ختم ہو جاتے ہیں ۔

قرآن کریم کی عظمت

کل مورخہ ۱۴ وفا ۔ نماز جمعہ حضور نے اپنی اقامت گاہ پر پڑھائی اور گذشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں قرآن کریم کی عظمت اور علوّشان پر ایک اور پہلو اور ایک نئے زاویۂ نگاہ سے روشنی ڈالی ۔ حضور نے سابقہ شریعتوں کے مقابلے میں قرآن کریم کی جامعیت ، اس کی ہمیشہ رہنے والی تعلیمات اور ابدی صداقتوں کو واضح کرتے ہوئے

احباب جماعت کو یہ تلقین فرمائی کہ وہ قرآن کریم پر غور و تدبر کرنے عادت ڈالیں اور اس پر دل و جان سے عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے رہیں۔

حضور نے فرمایا انسان نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ظہور قدسی صلی اللہ علیہ وسلم تک تدریجاً ترقی کی ہے۔ اس تدریجی ارتقاء میں انبیاء علیہم السلام پر نازل ہونے والی ہدایتیں اور شریعتیں اپنے اپنے زمانہ میں انسان کی بھلائی اور اس کی ترقی میں جزوی طور پر ممد و معاون بنتی رہی ہیں۔ پھر جب انسان اس جدوجہد اور رہنمائی کے نتیجہ میں اپنی صلاحیتوں کے لحاظ سے آہستہ آہستہ اور درجہ بدرجہ اپنے عروج کو پہنچ گیا۔ یعنی ایک کامل شریعت کا متحمل ہونے کے قابل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے انسان کامل سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپ پر قرآن کریم کی شکل میں ایک کامل کتاب نازل فرمائی جس میں انسان کی جسمانی، ذہنی اخلاقی اور روحانی قوتوں اور صلاحیتوں کی کامل نشوونما کے لئے مکمل تعلیم موجود ہے اس لئے اب یہی ایک کامل ہدایت اور ابدی شریعت ہے جو انسان کے درخت وجود کی ہر شاخ کی کامل نشوونما اور اس کی حقیقی سرسبزی و شادابی کا واحد ذریعہ ہے۔

تورات اور انجیل کا قرآنی تعلیمات سے موازنہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا قرآن کریم کی یہ ایک عجیب شان ہے کہ یہ تورات کی طرح نہ تو بدلہ لینے پر مصر ہے اور نہ انجیل کی طرح حد سے زیادہ نرمی دکھاتا ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے ایسے وقت میں تم موقع و محل کے مطابق خود سوچ لو۔ اگر بدلہ لینے میں اصلاح احوال کی توقع ہے تو بدلہ لو۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ معاف کرنے میں اصلاح ہو سکتی اور تم اپنے جذبات پر قابو پا کر معاف کر سکتے ہو، تو معاف کر دو اسی طرح تورات اپنے وقت کے ایک مخصوص طبقے کے مفادات کی ترجمانی کرتے ہوئے کہتی ہے یہودی سے سود نہ لو۔ غیر یہودیوں سے سود لو۔ مگر قرآن کریم کا یہ کمال ہے کہ اس نے بنی نوع انسان کے مجموعی مفاد کے پیش نظر اقتصادی اور معاشرتی ناہمواری کا یہ کلمہ قلع قمع کر دیا کہ کسی سے بھی سود نہ لیا جائے۔

حضور نے آخر میں فرمایا۔ قرآن کریم جیسی حق و حکمت پر مشتمل اور بابرکت کتاب ہی اس لائق ہے کہ ہم میں سے ہر چھوٹا اور اور بڑا۔ ہر مرد اور عورت اپنی دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے اس کو حرز جان بنائے اور اس کی زندگی بخش تعلیمات سے کما حقہ بہرہ ور ہونے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے

انصار اللہ اور مالی جہاد

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہمارا فرض ہے کہ ہم جماعت کے ہر فرد کے اندر قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کریں ... اگر ہمارے اندر یہ روح پیدا نہ ہوئی۔ تو گو ہو گا وہی جو خدا نے کہا ہے۔ مگر جو شخص ان قربانیوں میں حصہ نہیں لے گا وہ اور اس کا خاندان ان نعمتوں سے محروم رہ جائے گا۔ جو اس دور کے ساتھ مخصوص ہیں۔" اللہ تعالیٰ سے اس کے خاص انعامات کا خود اپنے خاندانوں کو بھی وارث بننے کے لئے ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ تحریک جدید کی تمام مالی قربانیوں کے جماعت کے ہر فرد کے اندر ایثار کا مادہ پیدا کریں اور پھر اس روح کو اپنی نسلوں کے اندر پیدا کرتے چلے جائیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

محترم سیّد حسن محمد ابراہیم صاحب مرحوم

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری سابق مبلغ انچارج سیرالیون

سیرالیون (مغربی افریقہ) کی جماعت کے ایک نہایت مخلص سلسلہ کے فدائی اور سیرالیون میں ابتدائی لبنانی احمدی سید حسن محمد ابراہیم اس سال ماہ مارچ میں لبنان میں وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

سیرالیون میں احمدیت کا پیغام پہنچنے سے قبل ہی مرحوم کو بعض عربی رسائل کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کی آمد سے آگاہی حاصل ہو چکی تھی اور آپ کو اس بات کا شدت سے انتظار تھا کہ کسی کے ذریعہ انہیں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی آمد و غرض کے بارہ میں تفصیلی حالات کا علم حاصل ہو چنانچہ ۱۹۳۷ء میں الحاج مولوی نذیر احمد صاحب علی مرحوم سیرالیون میں مشن کی بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ فری ٹاؤن سے آپ شمالی صوبہ کے ایک مقام روکوپر گئے اور وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے جلد ہی ایک جماعت قائم ہو گئی اور ۱۹۳۸ء میں وہاں جماعت کا پہلا پرائمری سکول بھی کھل گیا۔ اس وقت سید حسن محمد ابراہیم صاحب جنوبی صوبہ کے ایک گاؤں باؤماہون (Baomahun) میں تجارت کرتے تھے۔ یہ گاؤں اس وقت سونے کی کانوں کی وجہ سے تجارت کا مرکز تھا اور کانی لوگ دوسرے علاقوں سے بھی وہاں آکر آباد ہو گئے تھے۔ جب سید حسن صاحب کو الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب مرحوم کی آمد کا علم ہوا تو آپ نے ان سے فوری طور پر رابطہ پیدا کیا اور انہیں باؤماہون آنے کی دعوت دی جس پر الحاج مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم وہاں تشریف لے گئے۔ مولوی صاحب مرحوم کی تبلیغ سے نہ صرف آپ نے احمدیت قبول کر لی بلکہ ایک خاص تعداد افریقن لوگوں کو بھی بیعت کر کے مہدی علیہ السلام کے غلاموں میں شامل ہو گئیں۔

احمدیت قبول کرنے کے بعد لبنانی لوگوں کی طرف سے آپ کی سخت مخالفت شروع ہو گئی۔ حتیٰ کہ آپ کے اعزاء اقارب نے بھی آپ سے قطع تعلق کر لیا مگر آپ کے پایہ ثبات میں ذرہ بھر بھی لغزش نہ آئی بلکہ اخلاص و قربانی میں ترقی کرتے چلے گئے اور اپنے تبلیغی جوش سے دو اور لبنانی خاندانوں کو احمدیت کی آغوش میں لانے میں کامیاب ہو گئے جن میں سے ایک سید امین خلیل مرحوم اور دوسرے سید محمد بدرج ہیں جو آپ کی طرح احمدیت کے سچے فدائی اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے عاشق صادق ثابت ہوئے۔

آپ فلسطین سے شائع ہونے والے رسالہ البشریٰ میں مضامین لکھتے رہے اور اکثر تبلیغی خطوط لبنانی دوستوں کو لبنان میں لکھتے اور سلسلہ کا لٹریچر ان کے مطالعہ کے لئے بھجواتے رہے۔

جون ۱۹۷۱ء میں انہوں نے خاکسار کو بتایا کہ وہ کچھ عرصہ کے لئے لبنان جانا چاہتے ہیں (ان کے تین چھوٹے بچے وہاں تھے) اور پھر اگر خدا تعالیٰ نے توفیق بخشی تو وہ جائیں گے اور باقی زندگی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق خدمت سلسلہ میں گذاریں گے مگر زندگی نے وفا نہ کی اور اچانک وفات پا گئے۔

ان کے لڑکے احمد نے جو خط خاکسار کو سیرالیون میں ان کی وفات کے بعد لکھا اس میں تحریر کیا کہ وفات سے دو روز قبل سید حسن صاحب مرحوم نے ایک خواب میں دیکھا کہ ان کے بعض وفات یافتہ رشتہ دار آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تمہیں لینے آئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس خواب کو صبح کے وقت رشتہ داروں میں بیان کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اب میری وفات کا وقت قریب ہے اور آپ نے مناسب تیاری بھی کر لی اور اس کے دو یوم بعد آپ اچانک صبح کے وقت اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

سید حسن مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء سے حد درجہ عشق تھا اور آپ مرکز سلسلہ کی زیارت کے لئے بے تاب رہتے تھے سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ سیرالیون کے موقعہ پر آپ نے حضور اقدس کی مدح میں ایک عربی قصیدہ تحریر کیا جو حضور کی موجودگی میں خود پڑھ کر سنایا۔ جب پڑھ رہے تھے تو آپ پر رقت کی کیفیت طاری تھی وہ قصیدہ اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے سات لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں ایک لڑکا امریکہ میں زیر تعلیم ہے تین سیرالیون میں ہیں اور تین لبنان میں۔ دو لڑکیوں میں سے ایک کی شادی محترم مرزا عبدالحق صاحب صوبائی امیر کے صاحبزادے مرزا ناصر احمد صاحب کے ساتھ ہوئی ہے جو اس وقت سیرالیون کے ایک گورنمنٹ سکول میں ٹیچر ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سید حسن مرحوم کو جنت میں بلند درجات عطا فرمائے اور ان کی اولاد کا خود حافظ و ناصر ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

51

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۷)

۲۷۴	حکیم شمیم حسین صاحب وزیر آباد	۱۰/۰۰	روپے
۲۷۵	چوہدری عطاء اللہ صاحب چک ۳۵ جنوبی سرگودھا	۱۳/۰۰	روپے
۲۷۶	فقیر محمد صاحب گلگت	۱۰/۰۰	روپے
۲۷۷	نوید احمد صاحب گلگت	۱۰/۰۰	روپے
۲۷۸	مسعود احمد و ناصر احمد صاحبان گوجرخان	۲۰/۰۰	روپے
۲۷۹	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ حیدرآباد	۱۷/۰۰	روپے
۲۸۰	لجنہ اماء اللہ راولپنڈی	۳۵/۰۰	روپے
۲۸۱	رضیہ بیگم صاحبہ چک ۱۵۱/ع ڈگری سندھ	۱۰/۰۰	روپے
۲۸۲	بچگان ملک عبدالملک صاحب دوالمیال	۱۰/۰۰	روپے
۲۸۳	ملک مبارک احمد صاحب سیکرٹری مال دوالمیال	۱۰/۰۰	روپے
۲۸۴	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ بشیر آباد فارم	۳۰/۰۰	روپے
۲۸۵	سید ظہور احمد شاہ صاحب ذخیرہ ضلع بہاولنگر	۱۰/۰۰	روپے
۲۸۶	شیخ عنایت احمد صاحب اوکاڑہ	۶۰/۰۰	روپے
۲۸۷	کیپٹن ظفر علی صاحب اوکاڑہ	۱۱/۰۰	روپے
۲۸۸	شیخ فضل محمد نذیر احمد صاحبان اوکاڑہ	۲۰/۰۰	روپے
۲۸۹	چوہدری غلام حیدر صاحب ملہی چک ۵۶/۴R بہاولنگر	۱۰/۰۰	روپے
۲۹۰	صاحبزادہ عبدالسلام صاحب ٹوپی مردان	۸۰/۰۰	روپے
۲۹۱	ملک عبدالرحیم صاحب گولبازار ربوہ	۱۰/۰۰	روپے
۲۹۲	سیٹھی خدابخش صاحب منگلا کالونی	۱۰/۰۰	روپے
۲۹۳	محمد الیاس صاحب چغتائی منگلا کالونی	۱۰/۰۰	روپے
۲۹۴	چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب اسلام آباد	۵۱/۰۰	روپے
۲۹۵	ملک طاہر احمد صاحب پسر محمد اکرم صاحب گوجرانوالہ	۱۰/۰۰	روپے
۲۹۶	چوہدری عبدالرحمن صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ	۲۰/۰۰	روپے
۲۹۷	چوہدری محمد الدین صاحب گوجرانوالہ	۱۰/۰۰	روپے
۲۹۸	میاں عبدالغنی صاحب درویش گوجرانوالہ	۱۰/۰۰	روپے
۲۹۹	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ کریم نگر فارم	۱۰/۰۰	روپے
۳۰۰	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ کیمبل پور	۱۰/۰۰	روپے
۳۰۱	امۃ الحی صاحبہ کھاریاں	۱۰/۰۰	روپے
۳۰۲	بیگم سیف اللہ صاحب لاہور	۱۰/۰۰	روپے
۳۰۳	مرزا عبدالرؤف صاحب کیمبل پور	۵۰/۰۰	روپے
۳۰۴	سیکرٹری صاحب مال ساہیوال از رضیہ سلطانہ صاحبہ	۱۰/۰۰	روپے
۳۰۵	بیگم صاحبہ ڈاکٹر اظہار الحسن صاحب سرگودھا	۱۰/۰۰	روپے
۳۰۶	میجر مظفر علی صاحب راولپنڈی	۲۵/۰۰	روپے
۳۰۷	خواجہ عبدالحمید صاحب فضل عمر ہوسٹل ربوہ	۱۰/۰۰	روپے
۳۰۸	والدہ صاحبہ شیخ منور احمد صاحب کلکتہ والے ربوہ	۲۵/۰۰	روپے
۳۰۹	ملک عبدالمجید صاحب گولبازار ربوہ	۲۰/۰۰	روپے
۳۱۰	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ	۱۰/۰۰	روپے
۳۱۱	ڈاکٹر احسان علی صاحب لاہور	۲۵/۰۰	روپے
۳۱۲	چوہدری نبی احمد صاحب کراچی	۵۰/۰۰	روپے
۳۱۳	بیگم امینہ عنایت صاحبہ لاہور	۲۰/۰۰	روپے
۳۱۴	زاہدہ بیگم صاحبہ	۲۰/۰۰	روپے
۳۱۵	لیفٹننٹ کمانڈر محمد اسلم صاحب منوڑہ کراچی	۵۰/۰۰	روپے
۳۱۶	محمد عبدالقدیر صاحب قاضی احمد	۱۰/۰۰	روپے
۳۱۷	ڈاکٹر سکینہ صاحبہ ناظم آباد کراچی	۲۵/۰۰	روپے
۳۱۸	کلثوم آرا بیگم صاحبہ راولپنڈی	۲۰/۰۰	روپے
۳۱۹	مرزا نذیر احمد صاحب میرپور خاص سندھ	۲۰/۰۰	روپے
۳۲۰	بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد بخش صاحب برائے ڈاکٹر احسان علی صاحب	۱۰/۰۰	روپے
۳۲۱	حافظ سلیم احمد صاحب ٹاوی ربوہ	۱۰/۰۰	روپے

(باقی)

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی ربوہ)

پہلے اعلان کر چکی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سائنس بلاک کا چندہ پورا ہو گیا ہے اس سلسلہ میں جن کارکنات نے میرے ساتھ تعاون کیا ان سب کی ممنون ہوں۔ جنہوں نے چندہ دیا اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو قبول فرمائے۔ گزشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے اس مد کا چندہ وصول ہوا۔ اگر کسی لجنہ کے پاس اس مد کا چندہ جمع شدہ موجود ہے تو وہ بھجوا دیں نیز کسی بہن کے ذمہ اگر بقایا ہو تو وہ بھی ادا کر دیں۔ نیا چندہ اس سلسلہ میں اب نہ لیا جائے۔

۱	محترمہ انجمن آرا صاحبہ	گھوڑا گلی	۳۰۰/۰۰	روپے
۲	" نسیم ہاشمی صاحبہ	ملتان	۵/۰۰	روپے
۳	" امۃ الوہاب صاحبہ	ملتان	۱۰/۰۰	روپے
۴	" شریفہ بی بی صاحبہ بیگم شریف احمد صاحب	ملتان	۲/۰۰	روپے
۵	" سکینہ بی بی صاحبہ	ملتان	۵/۰۰	روپے
۶	" صغریٰ بیگم صاحبہ	ملتان	۱/۰۰	روپے
۷	" والدہ صاحبہ سعید احمد	ملتان	۱۰/۰۰	روپے
۸	" محمودہ بیگم صاحبہ	ملتان	۵/۰۰	روپے
۹	" وسیمہ شفیق صاحبہ	ملتان	۵۰/۰۰	روپے
۱۰	" امۃ [illegible] صاحبہ		۱۰/۰۰	روپے
۱۱	" امۃ الحی صاحبہ	ملتان	۱۰/۰۰	روپے
۱۲	" بشریٰ بیگم صاحبہ	ملتان	۳/۰۰	روپے
۱۳	" بیگم صاحبہ اخوند محمد اکرم صاحب مرحوم	ملتان	۱۰/۰۰	روپے
۱۴	" بیگم صاحبہ منور احمد صاحب (شیراز)	ملتان	۱۰/۰۰	روپے
۱۵	" امۃ النصیر صاحبہ بنت ماسٹر رشید احمد خان صاحب	ملتان	۱۰/۰۰	روپے
۱۶	" شمشاد بیگم صاحبہ		۵/۰۰	روپے
۱۷	لجنہ راولپنڈی		۲۷/۷۵	روپے
۱۸	لجنہ ملتان		۴/۰۰	روپے
۱۹	لجنہ لاہور		۵۱/۰۰	روپے
۲۰	" امۃ المجیب صاحبہ بیگم محمد اسلم صاحب جاوید لندن		۱۵/۰۰	پونڈ

فوری ضرورت ہے

طبیہ کالج میں طلباء کو طب پڑھانے کے لئے ایک طبیب لیکچرار کی ضرورت ہے جو زبدۃ الحکماء یا S. M. B. ہو۔

مرکز میں رہ کر خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد ارسال فرما دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عاجزہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے اور اب بیماری شدت اختیار کر گئی ہے تمام بہنیں اور بھائی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(مختار بیگم اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب بھیلپال والا)

۲۔ مکرم حکیم عبدالرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کوہاٹ ڈیڑھ سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ سے نوازے اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ (عبدالکریم پشاور)

۳۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری اسلام آباد میں سینہ میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے۔

(محمد یوسف بقاپوری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآنی تعلیم کو سمجھیں اور اسے اپنے دلوں اور دماغوں میں مضبوطی سے قائم کریں

جب تک ہر چھوٹا بڑا قرآن سے واقف نہیں ہو جاتا اس وقت تک ہمیں اپنی کامیابی کی کوئی اُمید نہیں رکھنی چاہیئے

(فرمودہ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

"اصل چیز اسلام ہی ہے اگر ہم اس کا نام احمدیت رکھتے ہیں تو اس لئے نہیں کہ احمدیت اسلام کے علاوہ کوئی اور چیز ہے بلکہ اسلام کا نام ہم احمدیت اس لئے رکھتے ہیں کہ لوگوں نے اسلام کو ایک غلط رنگ دے دیا تھا اور ضروری تھا کہ اسلام کے غلط مفہوم کو واضح کرنے اور اسلام کی حقیقت کو روشن کرنے کے لئے کوئی امتیازی نشان قائم کیا جاتا اور وہ امتیازی نشان احمدیت کے نام کے ذریعہ قائم کیا گیا ہے۔ ورنہ اسلام کا ایک شوشہ بھی ایسا نہیں جسے کوئی شخص بدل سکے بلکہ شوشہ تو کیا ایک زیر اور زبر بھی ایسی نہیں جو تبدیل کی جا سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ فرمایا وہ سب کا سب خدا کے کلام سے ماخوذ ہے۔ بلکہ آپ نے جو کچھ کہا وہ قرآن کریم میں موجود ہے اور وہی کچھ کہا جو حدیث میں موجود ہے بلکہ حق یہ ہے کہ اگر قرآن اور احادیث میں بیان کردہ اسلامی تعلیم سے الگ ہو کر ایک شوشہ بھی بیان کیا جائے بلکہ ایک زبر اور زیر کا بھی اضافہ کیا جائے تو وہ یقیناً کفر ہوگا۔ الحاد ہوگا اور اس کی اشاعت سے دنیا میں علم نہیں پھیلے گا بلکہ جہالت اور بے دینی میں ترقی ہوگی۔ پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآنی تعلیم کو سمجھیں اور اس کو اپنے دلوں اور دماغوں میں پوری مضبوطی سے قائم کریں۔ میں نے کہا تھا کہ ہر احمدی نوجوان کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ اصل میں تو ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے کہ وہ عربی جانتا ہو لیکن کم سے کم اتنا تو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم میں کیا لکھا ہے اور خادم سے ان باتوں کا مطالبہ کرتا ہے عربی جاننے سے بہت حاصل ہو جاتا ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ اور اس کا مفہوم سمجھنے کی منزلیں جلد طے ہو جاتی ہیں لیکن اگر کوئی شخص زیادہ عربی نہ جانتا ہو تو اسے کم سے کم اتنی عربی تو ضرور آنی چاہیئے کہ قرآن کریم کے ترجمہ کو وہ سمجھ سکے۔

میں نے بارہا توجہ دلائی ہے کہ جب تک قرآن کریم سے ہر چھوٹے بڑے کو واقف نہیں کیا جاتا اس وقت تک ہمیں اپنی کامیابی کی کوئی اُمید نہیں رکھنی چاہیئے اور اگر ہم رکھتے ہیں تو ہم ایک ایسا نقطۂ نگاہ اپنے سامنے رکھتے ہیں جو عقلمندوں کا نہیں بلکہ مجنونوں کا ہوتا ہے۔ آج پھر اس امر کی طرف جماعت کو توجہ دلاتا ہوں اور نوجوانوں کو خصوصیت کے ساتھ یہ نصیحت کرتا ہوں کہ انہیں قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی جلد سے جلد کوشش کرنی چاہیئے۔

میں نے اعلان کیا تھا کہ جو انجمنیں قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے کی خواہش کریں گی اور وہ ہمیں اپنی اس خواہش سے ہمیں اطلاع دیں گی ان کو مرکز کی طرف سے قرآن کریم پڑھانے والے بھجوائے جائیں گے مگر تجربہ سے یہ طریق کامیاب ثابت نہیں ہوا۔ اس لئے اب میں یہ ہدایت دیتا ہوں کہ مرکز میں باہر سے آنے والے خدام کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھانے کا انتظام کیا جائے۔ اور ان کو مجبور کیا جائے کہ وہ [illegible] تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوائیں۔ یہاں ان کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھانے کا باقاعدہ انتظام کیا جائے گا اور اس کے بعد ان کو اس امر کا ذمہ دار قرار دیا جائے گا کہ وہ باہر اپنی اپنی جماعتوں میں قرآن کریم کا درس جاری کریں اور جن لوگوں کو قرآن کریم کا ترجمہ نہیں آتا ان کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھائیں۔ یہاں تک کہ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بچہ نہ جوان نہ بوڑھا جسے قرآن کریم کا ترجمہ نہ آتا ہو۔"

(مشعل راہ صفحہ [illegible])

درخواست دعا

میرا لڑکا محمد راشد کارکن [illegible] جالندھر دو ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے علاج جاری ہے مگر بخار ابھی نارمل نہیں ہوا کمزوری بہت زیادہ ہے احباب جماعت کی خدمت میں صحت کاملہ عاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔ (محمد اسماعیل شہید کاتب الفضل ربوہ)

سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے خاص الفاظ میں تمام جماعت کے احباب کو توجہ دلائی تھی کہ وہ سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کریں اور ان کا ترجمہ پڑھیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں، کافروں اور منافقوں کی علامات بیان فرمائی ہیں ان کا انجام بتایا ہے ان آیات پر خاص طور پر غور کرتے رہنے سے انسان کفر اور نفاق سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

یہ تحریک ایک مستقل تحریک ہے احباب میں سے کافی دوستوں نے سترہ آیات حفظ کی ہیں۔ ان کا ترجمہ سیکھ لیا ہے۔ لیکن ضرورت ہے کہ جماعت کے جملہ احباب سترہ آیات حفظ کریں۔ نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن احباب کو اس بارہ میں یاد دہانی کراتی رہے گی۔ احباب سے درخواست ہے کہ جو احباب اس اعلان کے بعد سے خود حفظ کریں یا اپنے عزیزوں کو حفظ کرائیں وہ اس کی رپورٹ نظارت میں بھجواتے رہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

اعلان برائے زعماء انصار اللہ ضلع ملتان

ضلع ملتان کی جماعت ہائے احمدیہ کے زعماء انصار اللہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ براہ کرم مورخہ

۲۳ جولائی ۷۲ء بروز اتوار دس بجے قبل دوپہر

تک مسجد احمدیہ حسین آگاہی ملتان میں برائے انتخاب ناظم انصار اللہ ضلع ملتان پہنچ جاویں۔

(احمد حسین زعیم انصار اللہ ملتان شہر)

ربوہ کے اطفال کا امتحان

مورخہ ۲۵ جولائی کو بعد نماز عصر تمام مساجد میں ربوہ کے اطفال کا امتحان کتابچہ "یاد رکھنے کی باتیں" ہوگا۔ تمام اطفال کے لئے یہ امتحان لازمی ہے اس لئے اطفال اچھی طرح سے تیاری کر لیں۔ پاس ہونے والے اطفال کو مرکز کی طرف سے اسناد دی جائیں گی۔

(ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

ہر گھر کی ضرورت ہے تریاق سلیمانی
اللہ کی نعمت ہے تریاق سلیمانی

* برسات کا موسم ہے احتیاط کا موسم
* تریاق سلیمانی گھر میں رکھنے کا موسم

بدہضمی ہیضہ متلی اور قے کے لئے

۱/۲۵ - ۲/۲۵ - ۳/- - ۶/۵۰

المنار دواخانہ ربوہ

شکریہ احباب

میرے خاوند محترم عبدالرحمن خان صاحب بنگالی مرحوم سابق مبلغ امریکہ کی میدان جہاد میں وفات پر جماعت ہائے احمدیہ کے بہت سے ممبران و احباب نے ذاتی طور پر گھر پر تشریف لا کر اور تاروں اور خطوط کے ذریعہ مجھ سے اور میرے بچوں سے تعزیت فرمائی ہے اور اس عظیم صدمہ کو ہلکا کرنے کی کوشش کی ہے میں اپنے ان جملہ بہن بھائیوں کی تہہ دل سے ممنون ہوں اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور اپنے فضلوں سے نوازے نیز درخواست ہے کہ تمام بہن بھائی یہ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور میرا اور میرے بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین

غمزدہ

اہلیہ مرحوم ربوہ

رجسٹرڈ نمبر: ایل ۵۲۵۴